نقش آغاز

طالبان اور شمالی اتحاد کے درمیان مذاکرات

اندیشے خدشات ، امیدیں اور توقعات

بالآخر ایک طویل جدوجہد کے بعد افغانستان کے دو متحارب فریق آپس میں مل بیٹھ کر مذاکرات کے میز پر اپنا اپنا مؤقف پیش کرنے پر آمادہ ہوئے اور پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد نے انکو شرف میزبانی بخشا ہے ۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ افغانستان کی حالت زار پر رحم فرماتے ہوئے اس لہو رنگ سرزمین کو امن و آشتی کا گہوارہ اور اسلامی نظام وقرآنی آئین کے انوار وبرکات سے منور خطہ بنادے ۔ آج صورت حال یہ ہے کہ افغانستان کا تین چوتھائی حصہ بشمول دارالخلافہ کابل طالبان کے زیر قبضہ ہے جبکہ ان کا مخالف شمالی اتحاد ایک چوتھائی زمین پر مشترکہ طور پر قابض ہے ۔ یہ شمالی اتحاد در حقیقت اتحاد بھی نہیں بلکہ ان کے درمیان قدر مشترک صرف طالبان دشمنی ہے ۔

تھیں میرے اور رقیب کی راہیں جدا جدا
آخر کو ہم دونوں در جانان پر ملے

جب طالبان کے ساتھ یہ لوگ لڑائی میں مصروف رہتے ہیں ۔ تب متحد ہوجاتے ہیں اور جب یہ جنگ ختم ہوجاتی ہے تو پھر آپس میں باہم دست وگریباں رہتے ہیں ۔

اپنے اپنے بیوفاؤں نے ہمیں یکجا کیا
ورنہ میں تیرا نہیں تھا اور تو میرا نہ تھا

یہاں پر بعض کج فہم تجزیہ نگار اور سیاسی زعماء اب بھی افغانستان میں ایک وسیع البنیاد حکومت کی بات کرتے ہیں ، حالانکہ اس تلخ تجربے کے انجام کا کیا انہوں نے بچشم خود مشاہدہ نہیں کیا ہے ؟ طالبان تحریک سے قبل بھی تو وہ وسیع البنیاد حکومت قائم تھی ، لیکن اس کے باوجود بھی مسائل ومشکلات میں اضافہ ہوتا رہا ، جس کے ردعمل کے طور پر طالبان تحریک منظم ہوئی ۔ مگر چونکہ طالبان افغانستان میں خالص اسلامی نظام اور شریعت مطہرہ کا نفاذ چاہتے ہیں اس لئے اقوام متحدہ امریکہ ، روس ، بھارت اور دوسرے مغربی ممالک و بے دین قومیں انکے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں ۔

چاہئیے تو یہ تھا کہ طالبان کی جائز حکومت کو اقوام متحدہ اور دیگر رکن ممالک تسلیم کرتے لیکن یہ یہودی ادارہ کب روئے زمین پر ایک ایسا خطہ برداشت کر سکتا ہے جہاں نظام مصطفیٰ کی حکمرانی ہے ۔ جہاں پر آئین قرآن کی بالادستی ہو ۔ اب انہیں قوتوں نے جن کو شمالی اتحاد کی سرپرستی کا "شرف" حاصل ہے اور انکی ہر قسم امداد واعانت کرتی ہیں نے شمالی اتحاد کے مردہ گھوڑے میں جان ڈالنے کیلئے طالبان کو انکے ساتھ مذاکرات کرنے پر مجبور کرنا شروع کیا اور پھر عین مذاکرات کے روز احمد شاہ مسعود نے" تمام بین الاقوامی اخلاقی ، شرعی اور انسانی اصولوں کو پامال کرتے ہوئے معاہدہ کے باوجود کابل پر حملہ کیا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسکے پیچھے خفیہ قوتیں کافرماہیں تاکہ دارالخلافہ پر قبضہ کر کے فریقین کے درمیان یہ مذاکرات متاثر ہوسکیں ۔ اور شمالی اتحاد کو زیادہ سے زیادہ مراعات حاصل ہوں ۔ یہاں پر طالبان قیادت سے ہماری گذارش ہے کہ اس نازک موقعہ پر دشمن اور اس کے دوستوں کے ناپاک منصوبوں اور عیارانہ چالوں کو سمجھیں اور انتہائی حزم واحتیاط اور پھونک پھونک کر قدم اٹھائیں ۔ ایسا نہ ہو کہ جو کچھ آپ لوگوں نے عظیم قربانیاں اور ہزاروں دینی مدارس کے معصوم طلبہ کے مقدس خون کا نذرانہ دیکر میدان جہاد اور کارزار رزم میں بزور شمشیر حاصل کیا ہے اس سے مذاکرات کے میز پر ہاتھ نہ دھونے پڑجائیں کیونکہ یورپی اور دیگر اسلام دشمن قومیں سیاسی بساط پر ایسی چال اور داؤ پیچ استعمال کرتی ہیں جس کیلئے ہمہ وقت حاضر دماغ اور ہوشیار و محتاط رہنا پڑتا ہے ۔ اسلئے ان " پرویزی حیلہ گروں " کے دام تزویر سے بچنے کیلئے ہر ممکن کوشش ضروری ہے ۔

در عشق و ہوسنا کی دانی کہ تفاوت چیست ؎
آں تیشہ فرہادے ایں حیلہ پرویزے

ہم اسلئے یہاں پر خدشات اوراندیشوں کا اظہار کررہے ہیں کہ امریکی صدر کے خصوصی ایلچی بل رچرڈسن نے ان متحارب گروپوں کو مذاکرات کیلئے آمادہ کرنے میں انتہائی بے تابی کا مظاہرہ کیا ہے جبکہ امریکہ کی عالم اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ " خصوصی تعلقات وعنایات " ہر کسی پر روز روشن کیطرح عیاں ہیں کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ کس قدر مخلص اور عالم اسلام کے ساتھ اسکی کتنی وفاداری ہے اسلئے ان مذاکرات کیلئے امریکی کوششیں ہمارے شبہ میں تقویت اور اضافے کے باعث ہیں ۔

مجھ تک کب ان کی بزم میں آتا تھا دور جام ؎
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں